



سوال

عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کا عقیدہ رکھنا

جواب

سوال: السلام علیکم، کوئی مسلم (قادیانی مرتد نہیں) اپنے طور پر تحقیق کے بعد یہ عقیدہ رکھے کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں تو کیا وہ شخص دائرہ اسلام میں رہے گا یا خارج ہے؟ والسلام

جواب: یہ تحقیق صریح نصوص شرعیہ اور اجماع امت کے خلاف ہونے کے سبب سے مردود اور گمراہی ہے۔

جہاں تک دائرہ اسلام سے خارج ہونے یا نہ ہونے کی بات ہے تو اصولی طور پر ایسا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جو اس عقیدہ کا قائل نہ ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن کسی متعین شخص یا فرد کی اس بنیاد پر تکفیر کرنا درست عمل نہیں ہے کیونکہ معین تکفیر میں اسباب، شروط اور موانع کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی حکم لگایا جاتا ہے۔ پس یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسا عقیدہ کفر یہ عقیدہ ہے اور اس کا حامل بدعتی، کفریہ اور گمراہ کن عقیدے کا حامل ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

شیخ صالح المنجد ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

عدم صلب المسیح عیسیٰ علیہ السلام، وعدم فتنہ: عقیدہ محمدؐ اہل السنیہ والجماعہ، ومصدر هذا الاعتقاد نصوص القرآن الواضحة البديهية، ولم يتحالف في هذا أحد من أئمة الإسلام، ومن عالت فيه كان مرتدًا. سئل علماء الجبيلة الدائمة:

لمی عیسیٰ بن مریم حی أو میت؟ وما الدلیل من الكتاب أو السنیة؟ إنا كان حیاً أو میتاً: فآمن هو الآن؟ وما الدلیل من الكتاب والسنیة؟

فأجابوا: "عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام حی، لم یمت حتی الآن، ولم یفتکه یسوع، ولم یصلبوه، ولكن شبه لحم، لم یضربه الله الی السماء ببدنہ وروحہ، وحوالی الآن فی السماء، والدلیل علی ذلك: قول الله تعالیٰ فی قرآنہ: یسوع الیسوع والروح علیہا".

(وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا. بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْنَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا) النساء / 157-158.

فإنه سبحانه على اليهود قتلهم إسمه قتلوه وصلبوه، وأخبر أنه رفعه إليه، وقد كان ذلك منه تعالى رحمة به، ونجراً له، وليكون آية من آياته التي تحثها من ربه من رسله، وما أكره آيات الله في عيسى ابن مریم علیہ السلام أولاً وآخراً، ومقتضى الإنزاع في قوله تعالى: (لَمْ يَرَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْنَا): أن يكون سبحانه قد رفع عيسى عليه الصلوٰۃ والسلام بدناً وروحاً حتى يتحقق به الرد على زعم اليهود أنهم صلبوه وقتلوه؛ لأن الصلب إنما يكون للبدن أصالة؛ ولأن رفع الروح وحده لا ينافي دعواهم الصلب، فلا يكون رفع الروح وحده رداً عليهم؛ ولأن اسم عيسى عليه السلام حقيقة في الروح والبدن جميعاً، فلا ينصرف إلى أحدهما عند الإطلاق إلا بقرينة، والقرينة مبينة؛ ولأن رفع روحه وبدنه جميعاً مقتضى كمال عزة الله، وحكمته، ونجته، ونصره من رسله، حسبما قضى به قوله تعالى في ختام الآية: (وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا).

الشيخ عبد العزيز بن باز، الشيخ عبد الرزاق عفيفي، الشيخ عبد الله بن غديان، الشيخ عبد الله بن قعود.

"انتهى" فتاوى الجبيلة الدائمة (3/305، 306).

وانظر تفصيلاً أوفى في المرجع نفسه: (3/299-305).

وانظر اعتقاد المسلمين في المسيح عليه السلام في جواب السؤال رقم: (43148).

وفي جواب السؤال رقم: (10277) تجد نبذة عن نبی الله عیسیٰ علیہ السلام.



وفی جواب السؤال رقم: (12615) تجد حواراً مع نصرانی حول صلب المسیح.

وفی جواب السؤال رقم: (43506) تجد اجابة عن اشکالات فی آیات حیاة المسیح علیه السلام وموته.